بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بلیٹن ستمبر ۲۰۰۳ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یوکے)

15 Stanley Avenue, Wembley , UK , HA0 4JQ

امام اور ناظم 020 8903 2689   صدر 020 8524 8212

سیکریٹری 01753 692654   دارالکتب 01753 675182

email: AAII@saziz.globalnet.com   Fax: 0870 131 9340

ستمبر میٹنگ

السلام علیکم ۔ مہربانی فرما کر جماعت کی ہر میٹنگ میں خود شامل ہوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ساتھ لائیں ۔

جائے وقوع :۔ دارالسلام

تاریخ :۔ ۷ ستمبر ۲۰۰۳ء

وقت :۔ ۳ بجے سہ پہر

موضوع :۔

باقاعدہ سرگرمیاں

درسِ قرآن : ہر جمعہ شام ۰۰:۳ بجے

میٹنگ منتظمہ : ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۲ بجے

ماہوار اجلاس : ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۳ بجے

فہرست مضامین

اخبار صفحہ ا

پکتھال اور جماعت احمدیہ صفحہ ا

ڈاکٹر زاہد عزیز

مارماڈیوک پکتھال

کے قبول اسلام کی تفصیلات بیان کردہ حضرت خواجہ کمال الدینؒ

ووکنگ مشن کے لئے اُن کی مساعی اور حضرت خواجہ کمال الدین کو خراجِ عقیدت

ڈاکٹر زاہد عزیز

مارماڈیوک پکتھال (۱۸۷۵ء تا ۱۹۳۶ء) بطور مترجم قرآن اور ایسے انگریز جنہوں نے اسلام قبول کیا مشہور ہیں ۔ اُنہیں راسخ العقیدہ سنّی مسلمان سمجھا جاتا ہے ۔ جب حضرت خواجہ کمال الدینؒ نے ۱۹۱۳ء میں انگلستان میں ووکنگ مسلم مشن قائم کیا اُس وقت مارماڈیوک پکتھال مسلمان نہیں تھے لیکن اسلام سے متاثر ہو چکے تھے ۔ وہ اُس وقت بھی ایک عالم اور ناول نگار کی حیثیت سے مشہور تھے ۔ اُنہوں نے ووکنگ مسلم مشن کی مساعی میں حصہ لینا شروع کر دیا ۔ بعد میں اُن کے قبول اسلام کے متعلق خواجہ صاحبؒ نے پیغامِ صلح جو کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا اردو ترجمان تھا میں ایک مختصر رپورٹ لکھی ۔

یہ رپورٹ جو کہ ۱۶ جنوری ۱۹۱۸ء کے پیغامِ صلح میں شائع ہوئی یہاں ذیل میں دی جا رہی ہے ۔ پیغامِ صلح لکھتا ہے :

’بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

بشارت عظمیٰ

ایک مشہور انگریز فاضل اور مستشرق کا قبولِ اسلام

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

برادران ۔السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ:۔ اسلامک ریویو کے پڑھنے والے اس سال ان بے بہا مضامین کو پڑھتے رہے ہونگے جو اس کے صفحات میں مسٹر مارماڈیوک پکتھال کی عالی

اخبار

جلسہ ووکنگ

دعوتِ عام

تاریخ : ۲۱ ستمبر ۲۰۰۳ء

وقت : ۴ بجے بعد دوپہر

مقام : نیوہا کمیونٹی سنٹر

موضوع : اسلام - دینِ امن

مقرر : شاہد عزیز

راستے کے لئے منسلکہ نقشہ سے فائدہ اُٹھائیں

دماغی کا نتیجہ تھا۔ ہمارے اصحاب کو ان کی وہ بے نظیر تقریر بھی یاد ہوگی جو آپ نے گذشتہ جلسہ مولود النبی میں بمقام ہوٹل سیسل لندن فرمائی تھی۔ اس کا ترجمہ بھی ایک کتاب کی صورت میں دفتر رسالہ اشاعت اسلام، عزیز منزل، لاہور سے شائع ہوا تھا۔ اس کو پڑھ کر اور اس محبت کو دیکھ جو اس تقریر کے مصنف کے دل میں آنحضرت صلعم کے متعلق موجزن نظر آتی تھی میرے پاس کثرت سے ایسے خطوط آئے کہ اس فاضل مستشرق کے قبول اسلام میں ابھی کوئی مرحلہ باقی ہے؟ مجھے خوب علم تھا کہ میری کوئی تبلیغ یا کوشش اس بزرگ کے ایمان اسلام میں ازدیاد نہیں کرسکتی تھی۔ لیکن معض وجوہ سے ہمیں کامل خوشی کا موقع نہ ملا۔

من ازاں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دنستم
کہ عشق از پردہ عصمت بروں آرد زلیخا را

آخر کار مختلف قسم کے حجاب نور اسلام کے مقابل سے آہستہ آہستہ ہٹنے شروع ہوئے۔ بار بار کی ملاقاتوں، میل جول، خط وکتابت اور گفتگو اور مراسم اپنا کام کرنے لگے۔ کہیں کہیں سے آواز آنے لگی کہ مسٹر موصوف مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ مسٹر موصوف کا کوئی ہفتہ ایسا جاتا ہوگا کہ جب انہیں کہیں نہ کہیں بولنے یا صدر انجمن بننے کا موقع نہ ملتا ہو۔ کئی ایک انجمنوں کے آپ پریزیڈنٹ ہیں۔ ان کی تقریروں میں نورِ اسلام اور فصاحت و بلاغت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ کل کیا مبارک دن تھا جب میرا ایک لیکچر لندن کے ایک فیشنیبل حصہ (اولڈ بانڈ سٹریٹ)[1] میں روح عبادت پر تھا۔ جلسہ نے مسٹر موصوف کو اس لیکچر کا صدر کیا۔ میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا اور میرا دل بلیوں اچھلنے لگا جب مسٹر موصوف نے مجھے متعرف کراتے ہوئے ذیل کے الفاظ کہے۔

''خواجہ کمال الدین اسلام روح عبادت پر ایک بیان کریں گے۔ اگرچہ میرا مذہب اور اُن کا مذہب ایک ہی ہے اور ہم ایک ہی کتاب کے ماننے والے ہیں لیکن اگر مجھ سے اس اسلامی مضمون پر تقریر کرنے کے لئے کوئی استدعا کرتا تو میں اِن کی طرف رجوع کرونگا۔'' وغیرہ وغیرہ

جناب مارماڈیوک پکتھال، حضرت خواجہ کمال الدینؒ (کرسی پر درمیان میں) اور حضرت مولانا یعقوب خانصاحب کے ساتھ

اس فقرے کے بعد انہوں نے کیا کہا خدا علیم ہے، مجھے یاد نہیں۔ میں نشہ مسرت میں سرشار تھا۔ اور خدا کے اس خاص فضل کا مرہون۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس ملک میں بحیثیت مقرر و لکچرار وہی رنگ اور وہی کیفیت عطا کی ہوئی ہے جس سے میرے دوست میرے ہندوستان کے لکچروں آگاہ ہیں۔ لیکن ایک تو لکچر ہی صوفیانہ مذاق اپنے اندر لئے ہوئے تھا اور پھر اس بشارت عظمیٰ نے مجھ پر جادو کا اثر کیا۔ دیوانہ وار اور محبت محمد سے سرشار میں اُٹھا اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ میرے حاضرین پر اس کا وہ اثر ہوا جو میں نے ہندوستان میں بھی نہیں دیکھا۔ آج کیشب چندر سین بانی برہمو سماج کے فرزند مجھے ذیل کی چٹھی لکھتے ہیں۔ ''میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے وہ عظیم الشان روحانی اور ذہنی ضیافت ہمارے سامنے رکھی۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں کہتا ہوں کہ میں نے آج تک ایک مسلمان کی زبان سے اس قسم کا روحانی کلام پہلی مرتبہ سُنا ہے۔ اور مجھے کبھی بھی پہلے ایسی لذت نہیں آئی۔ میں آپ کو مبارک دیتا ہوں کہ آپ نے کیسے سادے اور پھر کیسے موثر طریق سے اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔''

اس چٹھی کا خلاصہ یہاں درج کرنے سے میری غرض اپنے حسن بیان کی نہیں۔ خدا کے فضل نے جو مجھے طرزِ بیان بخشا ہے کیا بُرا یا کیا اچھا۔ دوست دشمن سب کو معلوم ہے۔ میری غرض اس تحریر سے صرف یہ ہے کہ کیا ہم مسلمانوں نے آجتک اپنے فرضِ تبلیغ . . .[2] کاٹے اور انگلستان میں آن کر کے مجھے آج معلوم ہوا کہ اسلام کی عالیٰ شان کیا ہے۔ اور وہ بھی اس کا وہ پہلو یعنی تصوف جس کا مجھے چنداں دعویٰ ہی نہیں۔ آہ نہ ہم نے اسلام کی قدر کی اور نہ اپنے فرض کو ادا کیا۔ یہاں میں مسٹر پکتھال کی ایک چٹھی بھی درج کرتا ہوں جو کہ مجھے آج ہی ملی ہے۔

''ایک دوست جسکی اپنی تحقیق نے مسلمان کر دیا ہے اور جو کچھ عرصہ سے مجھ سے خط وکتابت رکھتا ہے۔ اور مجھ سے دریافت کرتا ہے کہ کوئی ایسا قرآن ہے جس کا انگریزی ترجمہ بین السطور ہو۔ عربی لفظ کے مُقابل میں انگریزی ترجمہ وغیرہ۔'' اس چٹھی میں مسٹر موصوف مجھے کہتے ہیں کہ 'وہ شخص ایک عالم ہے'۔ میں مسلمانوں سے پوچھتا ہوں کہ میں اس چٹھی کا کیا جواب دوں کہ آج ہم نے تمہاری کوئی خدمت نہیں کی تو خدا بھلا کرے مولوی محمد علی ایم اے کا جن کی نو سالہ محنت نے ہمیں یہ کہنے کے قابل کیا ہے کہ ہم ایک ترجمہ دیتے ہیں جو باوجود بامحاورہ

۱: جس تقریب کا ذکر حضرت خواجہ کر رہے ہیں وہ ۶ جنوری ۱۹۱۷ء کو منعقد کی گئی تھی اور اس کی رپورٹ دی اسلامک ریویو کے فروری۔ مارچ کے شمارے کے صفحہ نمبر ۵۳ تا ۵۹ پر دی گئی تھی۔

۲: مائیکروفلم کرتے ہوئے یہاں سے ایک سطر کٹ گئی ہے۔

ہونے کے نہایت سخت لفظی ترجمہ ہے۔ مولانا موصوف نے نہایت عقلمندی سے یہ کام کیا کہ ترجمے کو جہانتک ممکن تھا لفظی معنوں کا لباس پہنایا۔ اور یہ وہ اسوہ حسنہ ہے جو سب سے پہلے ہندوستان میں شاہ ولی اللہ کے خاندان نے اختیار کیا۔ یہی اتقا ہے۔ مولوی صاحب کا رنگ انگریزی ترجمے میں وہی ہے جو شاہ عبدالعزیز اور شاہ عبدالقادر کے ترجمہ اردو میں ہے۔ یہ جھوٹ ہوگا اگر ہم یہ کہیں کہ مسٹر پکتھال کے قبول اسلام کو ہماری کوششوں سے تعلق ہے۔ ہم نے یہ کیا کہ ایک مرکز قائم کر دیا۔ اسلام کو جہانتک خدا نے ہمت دی اصلی رنگ میں پیش کیا۔ اسلام کی فلسفیت، حکمت اور معقولیت کو اس فلسفی دنیا کے سامنے پیش کر کے ہم شرمندہ نہ ہوئے۔ اور اس تھوڑے سے عرصہ میں کم ازکم جہاں تک ہماری تحریر وتقریر پہنچی یہ مانا گیا کہ اسلام اپنی سادگی، اپنی روحانیت، اپنی حکمت و فلسفہ، اپنے اخلاق، اپنے تمدن اور الہیات میں مذاہب دیگر سے بالاتر ہے۔ خدا نے ہمیں ایک جماعت عطا کی جو تعداد میں تھوڑی ہے۔ لیکن اپنے اندر شرافت، نجابت، حسب و نسب، لیاقت، فضیلت رکھتی ہے۔ اس مرکز اور اس شہرت اور ایسی جماعت کے پیدا ہونے نے بہت سے زلیخائے یوسف اسلام کو حجاب وضعداری پھاڑنے پر آمادہ کیا۔ ابھی تو ایک پکتھال باہر آیا ہے، کثرت سے پکتھال جیسے درخشندہ ستارے ابر مغرب میں پنہاں ہیں۔ اُٹھو، جاگو، غفلت کو چھوڑو۔ نور اسلام کی چمکتی ہوئی شعاعوں کو مغرب کی وادیوں میں پہنچا دو۔ پھر دیکھو کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب چند آوازیں ایسی سنو گے کہ ہمارا تو مذہب یہی ہے لیکن اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ یہاں میں اپنے دوستوں کی واقفیت کے لئے انگلستانی رسالہ . . . [3] کا خلاصہ متعلقہ مسٹر پکتھال دیتا ہوں۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں مشاہیر کا تذکرہ ہوتا ہے۔ لکھا ہے کہ مارماڈیوک ولیچ [4] بن آنجہانی ریورنڈ چارلس پکتھال، ریکٹر چلزفورڈ، ہیرو [5] اور یورپ کے دیگر ممالک میں تعلیم پائی۔ سفر ممالک عثمانیہ اور دیگر بلاد شرقیہ کی سیاحت اور مطالعہ میں کئی سال صرف کئے۔ تصنیفات 'سعید ماہی گیر'، ترکوں کے ساتھ ایام'، 'جنگ بلقان'، وغیرہ وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوگا کہ یہ درخشندہ گوہر کس خاندان کا ہے۔ بیسیوں تصانیف کے مصنف ہیں''

'یہاں پیغام صلح کا مضمون کٹ جاتا ہے۔

ووکنگ مسلم مشن کے ساتھ پکتھال کی مساعی

فروری ۱۹۲۲ء کے اسلامک ریویو، صفحہ ۴۲ تا ۴۳، میں پکتھال اور اُن کے ووکنگ مسلم مشن سے تعلق کا پس منظر دیا گیا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل حوالہ ہے:-

'مسٹر محمد پکتھال، جن کے نام سے ہمارے قارئین غیر مانوس نہ ہوں گے، کی پیدائش ۱۸۷۵ء میں ہوئی، ہیرو میں تعلیم پائی اور، اُس عمر میں جب بہت سے نوجوان یونیورسٹی کے متعلق سوچ رہے ہوتے ہیں، وہ فلسطین میں تھے۔ گویا اُس وقت وہ مشرقِ قریب اور اُس کے مذہبی، سیاسی، سماجی اور اقتصادی حالات سے گہری واقفیت کی بُنیاد رکھ رہے تھے جس نے اُنہیں اب اس موضوع پر انگریزوں میں سب سے بڑھ کر ماہر بنا دیا ہے۔

'بطور ناول نگار وہ ۱۹۰۳ء میں Said the Fisherman کی اشاعت سے مشہور ہوئے جو کے ایک شامی رومانی کہانی تھی جس نے مصنف پر ایک علمی اور دیدہ ور شخصیت کی مہر ثبت کر دی۔ اُن کے قلم سے دوسری تحریروں میں یہ شامل ہیں۔ Enid (۱۹۰۴ء)، The Brendle (۱۹۰۵ء)، House of Islam (۱۹۰۶ء)، The Myopes (۱۹۰۷ء)، Children of the Nile (۱۹۰۸ء)، The Vally of the Kings (۱۹۰۹ء)، Pot an Feu (۱۹۱۱ء)، Larkmeadow (۱۹۱۲ء)، The House at War (۱۹۱۳ء)، With the Turk in Wartime (۱۹۱۴ء)، Tales from Five Chimneys (۱۹۱۵ء)، Veiled Women (۱۹۱۶ء)، Knights of Araby (۱۹۱۷ء)، Oriental Encounters (۱۹۱۸ء)، Sir Limpidus (۱۹۱۹ء)، The Ealy Hours (۱۹۲۱ء)۔ دیگر رسائل کے علاوہ وہ مندرجہ ذیل جرنلوں کے لئے بھی لکھتے رہے ہیں۔ Athenoeum, Saturday Review, New Age, اور Near East۔ اس وقت وہ Bombay Chronicle کے ایڈیٹر ہیں۔

'مسٹر پکتھال نے ۱۹۱۸ء میں اسلام پر ایمان لانے کا اعلان کیا اور اُس وقت سے وہ اس مُلک میں مسلمانوں کی سرگرمیوں میں نمایاں ہیں۔ ۱۹۱۹ء کے موسمِ بہار میں خواجہ کمال الدین کی ہندوستان روانگی (بوجوہ خرابی صحت) اور اُن کے نائب کے موسم خزاں میں پہنچنے تک مسٹر پکتھال نماز جمعہ پڑھاتے رہے اور لندن مسلم پریئر ہاؤس میں خطبہ بھی دیتے رہے۔ نماز عید بھی اُنہوں نے ہی پڑھائی اور خطبہ بھی دیا اور ۱۹۱۹ء کے رمضان کے مہینے میں لندن مسلم پریئر ہاؤس میں تراویح بھی پڑھائیں۔ اس کے علاوہ اس دوران زیادہ تر وہ ہی اسلامک ریویو کے ایڈیٹر کا کام بھی کرتے رہے۔ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قبول اسلام کے بعد، مسٹر پکتھال نے ایک سچے مسلمان کی طرح کبھی اپنی رفیقہ حیات پر دباؤ نہ ڈالا۔ اب جبکہ انہوں نے اپنی مرضی سے یہ مذہب قبول کرلیا ہے تو یہ اُن نشانات میں سے صرف ایک ہے کہ جدید مذہبی سوچ کا رُخ کس طرف ہے۔''

اسلامک ریویو کے اِسی شمارے کے اگلے صفحے پر ایک نوٹس میں فروری ۱۹۲۲ء کے لئے سنڈے لکچروں کا پروگرام دیا گیا ہے۔

''فروری کے مہینے میں شام ۵:۳۰ بجے لندن مسلم پریئر ہاؤس، ۱۱۱ کیمڈن ہل روڈ، نوٹنگ ہل گیٹ، ڈبلیو ۸، میں مندرجہ ذیل لکچر پیش کئے جائیں گے۔

۳: اس کتاب کا نام نہیں دیا گیا لیکن غالباً یہ Who's Who کی طرف اشارہ ہے۔

۴: یہ غالباً ولیم ہے جو کتابت کی غلطی سے اس طرح چھپ گیا تھا۔

۵: ۴: ہیرو (Harrow) انگلستان کا سب سے مہنگا اور مشہور پرائیوٹ سکول ہے۔

''فروری ۵ 'خواتین میں روح اور اسلام' خواجہ کمال الدین
''فروری ۱۲ 'اسلام اور اشتراکیت' خواجہ نذیر احمد
''فروری ۱۹ 'ایک بُت گر گیا' مسٹر محمد پکتھال
''فروری ۲۶ 'انسانی ذہن کی تین منازل' مولانا یعقوب خانصاحب''

مسٹر پکتھال کے علاوہ جن تین مقررین کا ذکر ہے وہ تینوں تحریک احمدیہ لاہور کے نمایاں ممبر تھے جو ووکنگ مسلم مشن کے لئے کام بھی کرتے تھے۔ یہ بھی اُن قریبی تعلق کا اظہار ہے جو مسٹر پکتھال کا ووکنگ مشن سے تھا۔

پکتھال باقاعدگی سے اسلامک ریویو کے لئے مضامین لکھتے رہے۔ مندرجہ ذیل مضامین اس کی مثال ہیں۔ فروری ۱۹۲۰ میں 'ایک خطبہ'، نومبر ۱۹۲۰ میں 'اسلام میں عورت کے حقوق'، دسمبر ۱۹۲۰ میں 'اسلام میں روزہ'

پکتھال کا حضرت خواجہ کمال الدینؒ کو خراجِ عقیدت

دسمبر ۱۹۳۲ء میں حضرت خواجہ کمال الدینؒ کی وفات پر پکتھال نے خواجہ نذیر احمد، صاحبزادہ خواجہ کمال الدین، کو ایک خط لکھا جو کہ اسلامک ریویو کے اُس خاص شمارے میں صفحہ نمبر ۱۴۰۔ ۱۴۱ پر چھپا جو حضرت خواجہؒ کی یاد میں مئی ۱۹۳۳ء کو شائع ہوا تھا۔ یہ خط مندرجہ ذیل ہے:

''عزیزی نذیر احمد

''کچھ روز پہلے مجھے تمہارے صدمے کے متعلق علم ہوا اور میں تمہیں لکھنا چاہتا رہا۔ لیکن رمضان کی ذہنی تنہائی میں مجھے وقت کا احساس نہ رہا۔ ایک رسمی سا خط اس لئے بھی فوری لکھنا ضروری نہ لگا کیونکہ شاید میں نے یہ بھی سوچا کہ تمہیں احساس ہو گا کہ تمہارے والد کی یادیں اور تمہارا خیال میرے ساتھ ہیں۔

''اِن دنوں مجھے تمہارے والد بڑی اچھی طرح یاد آئے جس طرح میں نے اُنہیں اُن کے شباب میں انگلستان میں دیکھا تھا۔ اور وہ تاثر بھی جو انہوں نے مجھ اور اُن سب پر چھوڑا جنہیں اُن سے ملنے کی خوشی ہوئی۔ میں اُن کے متعلق بطور مبلغ کم سوچتا ہوں اسلئے کہ مبلغ کی اصطلاح کی کچھ کمتر چیزوں سے وابستگی ہے مگر بطور سفیرِ اسلام۔ خرابی صحت کی وجہ سے اُن کی ہندوستان واپسی انگلستان میں مقصد کو ایسا دھکا لگا جس سے ابتک کچھ حد تک تلافی ہوئی ہے۔

''جیسا کہ تمہیں علم ہمیں کچھ مسائل میں اُن سے اختلاف رکھتا تھا، اب وہ نسبتاً غیر اہم معاملات لگتے ہیں، لیکن میرے دل میں اُن کی ذات کی جو عزت تھی وہ ویسی ہی رہی۔ اور اب، واپس اُن کی زندگی کی مساعی پر نظر ڈالیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی دوسرا موجود نہیں جس نے اسلام کی اتنی عظیم الشان اور پائیدار خدمت کی ہو۔ انگلستان میں کام اس کا ایک کمتر حصہ تھا۔ جب تک میں ہندوستان نہ گیا مجھے احسان نہ ہوا کہ اُن کی تحریرات نے دین کی تعلیمات پھیلانے اور سست الوجود مسلمانوں میں اسلام کی روح پھونکنے میں لاانتہا فائدہ مند کام کیا۔ صرف یہاں ہی نہیں، دنیا میں جہاں بھی مسلمان ہیں وہاں اُن کی تحریرات پہنچی اور ایک نیا ولولہ اور نئی امید وتندہی پیدا کی۔

یہ کام کا حیرت انگیز ریکارڈ ہے جو ایک انتہائی ذہین انسان نے، جس میں ایمان نے روح پھونکی تھی اور جو اپنے مقصد کے بارے انتہائی مخلص تھا، سرانجام دیا۔ اللہ اُنہیں اس کا اجر دے گا۔ تمہیں میں صرف یہ کہتا ہوں، جو عرب ایک عظیم کام کرنے والے کے وارثوں کو کہتے ہیں، 'باقی اب تمہاری زندگی میں ہے'

''کامل اعتبار سے میری مخلصانہ اور گہری ہمدردی قبول کریں۔

ہمیشہ آپ کا

ایم۔ پکتھال''

حضرت مولانا محمد علیؒ کے متعلق

حضرت خواجہ کمال الدینؒ کو جو خراجِ عقیدت پکتھال نے پیش کیا اُس سے ذہن میں اُن کا وہ ریویو آتا ہے جو کہ اُنہوں نے مولانا محمد علیؒ کی کتاب The Religion of Islam پر کوئی تین سال بعد ۱۹۳۶ء میں لکھا تھا۔ یہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

''غالباً کسی بھی انسان نے جو اس وقت بقیدِ حیات ہے تجدید اسلام کے لئے لاہور کے مولانا محمد علی سے زیادہ لمبا عرصہ یا زیادہ قیمتی خدمت نہیں کی۔ اُن کی، اور خواجہ کمال الدین کی، تحریرات نے تحریک احمدیت کو شہرت اور امتیاز بخشا ہے۔

آگے کتاب The Religion of Islam کے متعلق وہ لکھتے ہیں:۔

'اسلام کی یہ تصویر اُس شخص نے کھینچی ہے جو کہ سُنت کو اچھی طرح جانتا ہے اور اُس کے ذہن میں پچھلی پانچ صدیوں کے انحطاطِ مسلمانان کا صدمہ اور جس کے دِل میں احیاء کی امید، جس کے آثار اب ہر طرف نظر آرہے ہیں۔ اِس وقت ایسی ایک کتاب کی شدید ضرورت تھی جبکہ کئی مسلمان ممالک میں ایسے لوگ ملتے ہیں جن میں تجدید و اصلاح کا شوق ہے لیکن وہ علم کی کمی کی وجہ سے غلطیاں کر رہے ہیں۔ . . .

'ہم ہر جگہ مولانا محمد علی کے اخذ کئے نتائج سے اتفاق نہیں کرتے۔ کئی جگہ ہمیں وہ عجیب معلوم ہوتے ہیں لیکن اُن کی بُنیاد ہمیشہ مضبوط ہوتی ہے۔ ہمیں اُن کے گہرے اخلاص کا احساس ہے اور اُن دِل میں قرآن کا جو احترام ہے وہ خود ہی ہر بُنیادی مسئلے میں اُن کے کام کا ضامن ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو اُن کے اخذ کردہ نتائج سے اختلاف کریں گے لیکن وہ ایسے لوگ نہیں جن سے اسلام کو کوئی امید وابستہ ہو۔' (اسلامک کلچر، سہ ماہی، شائع کردہ حیدرآباد دکن، ہندوستان اکتوبر ۱۹۳۶ء، صفحات ۶۵۹۔۶۶۰)

مارماڈیوک پکتھال کی نظروں میں جماعت احمدیہ لاہور کے اِن دو ممبروں یہ عزت واحترام تھا۔ دینِ اسلام کے لئے اُن کی خدمات اُن کی نظر میں ایسی تھیں کہ کوئی بھی شخص جو اُس وقت زندہ تھا اُن کی خدمات کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اِن کام اسلام کی اصل روح کو نشاۃِ ثانیہ بخش رہا ہے جبکہ دوسرے مسلمان غفلت اور انحطاط کا شکار تھے۔

اعلان

اس ماہ اردو بلیٹن صرف چار صفحوں کا ہے۔

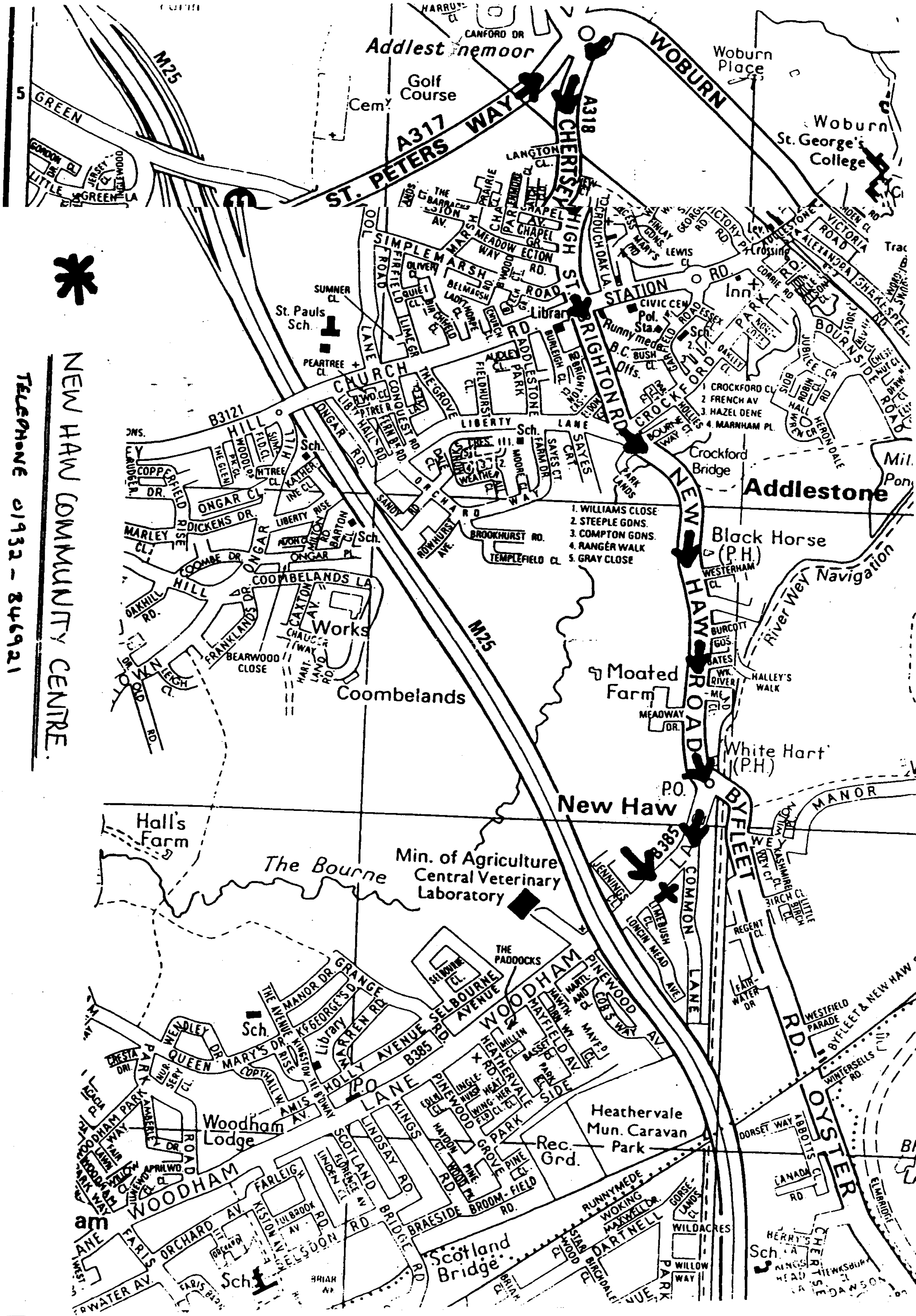

NEW HAW COMMUNITY CENTRE

TELEPHONE 01932 - 846921

WOODHAM LANE, NEW HAW, ADDLESTONE, KT15-3ND